Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۱ صفر ۱۴۰۰ھ ۱۰ صلح ۱۳۵۹ھش ۱۰ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اسہال اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

عزیزم شاہد احمد پاشا ابن مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ ثمینہ فیض بنت مکرم چوہدری فیض الرحمٰن صاحب سے بعوض مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پڑھا اور انہوں نے ہی دعا بھی کرائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ازراہِ شفقت و ذرہ نوازی اس وقت مسجد میں بنفسِ نفیس تشریف فرما رہے۔ عزیز شاہد احمد پاشا حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ کے نواسہ ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثماتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

ہر سال مرکز کی طرف سے مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ امسال بھی نقد انعام کی رقم اوّل ۷۰۰ روپے، دوم ۵۰۰ روپے اور سوم ۳۰۰ روپے رکھی گئی ہے۔ سال ۱۹۷۹-۸۰ء کے لئے عنوان ہے "غزوۂ احزاب"۔ مقالہ آٹھ ہزار سے دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مرکز میں مقالے وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اِس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے

اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے

"اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرام کی اطاعت، اطاعت تھی کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور ابوبکرؓ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کر کے جس قدر رقم ہو سکی وہ لے آئے۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نصف۔ پھر ابوبکرؓ سے دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اُس کا رسولؐ گھر چھوڑ آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے اسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے۔

کیا اطاعت سہل امر ہے؟

اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔

جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اِس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو.... خوب یاد رکھو جس طرح دُنیا میں ایک عام قانونِ قدرت خدا کا ہے کہ تُربد اگر ہندو کھائے تو اسے بھی دست آئیں گے اور اگر مسلمان کھائے تو اسے بھی دست آئیں گے اسی طرح آفتاب مہتاب کی روشنی سے ہر ایک قوم مشترکہ فائدہ اُٹھاتی ہے اور ایک خالص قانون ہے جو مومنین کے ساتھ برتا جاتا ہے وہ بہت لذیذ اور شیریں ہے اور بہت سے پھلوں سے بھرا ہوا ہے اور ان پھلوں کے درمیان شیرہ بھرا ہوا ہے نہ کہ نشتر۔

ہر ایک کو واجب ہے کہ خوب سمجھے اور اپنے بھائی کو سمجھاوے اور گھر میں عورتوں کو سمجھاوے۔ حاضر غائب کو بتلاوے دھوکا کھانے والے بہت ہوں گے کیونکہ ابتدائی حالت ہے۔ اسم نویسی کرو اور کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اتنے ہی فعل سے وہ خدا کی حفاظت میں آگیا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۷۴، ۷۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ صفر ۱۴۰۰ھ
۱۰ صلح ۱۳۵۹ ہش

دُنیا کے ہولناک ویرانے کو پھر سے آباد کرنے کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک خاص محاورہ استعمال کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس نے ایسی زمین کو جو بنجر اور ویران ہو مردہ قرار دیا ہے برخلاف اس کے اس نے ایسی سرسبز و شاداب زمین کو جس میں کھیتیاں لہلہا رہی ہوں اور پھل پھول اُگے ہوئے ہیں زندہ سے تعبیر کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝

(ق آیات ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ اور ہم نے بادل سے برکت والا پانی اُتارا ہے۔ پھر اُس کے ذریعہ سے ہم باغ اُگاتے ہیں اور کاٹی جانے والی کھیتی کے دانے بھی اور لمبے لمبے کھجوروں کے درخت بھی، جن میں پھلوں کے خوشے لگتے ہیں جو خوب ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ (ہم نے) بندوں کو رزق دینے کے لئے (ایسا کیا ہے)۔ اور ہم اُس (پانی) کے ذریعہ سے مُردہ ملک کو زندہ کرتے ہیں۔

جس طرح آسمان سے پانی نہ برسنے سے زمین مُردہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زمین کے ہدایت سے خالی ہو جانے اور روحانیت کے مفقود ہو جانے سے زمین پر روحانی مردنی چھا جاتی ہے اور آباد ہونے کے باوجود وہ یکسر ویران ہی ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے انسانوں کو بھی جو ہدایت سے خالی اور روحانیت سے عاری ہوتے ہیں مُردہ ہی قرار دیا ہے اور زندہ اُنہیں ہی گردانا ہے جو ہدایت کے نور سے منور اور روحانیت سے بہرہ ور ہوں جیسا کہ فرمایا:۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۲۳)

ترجمہ:۔ اور کیا جو شخص (روحانی طور پر) مُردہ ہو پھر ہم نے اسے (روحانی اعتبار سے) زندہ کر دیا ہو اور اُس کے لئے (ہدایت کا) ایسا نور مقرر کیا ہو جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہو اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ جو (گمراہی کے) اندھیروں میں پڑا ہوا ہو اور ان سے کسی وقت بھی نہ نکلتا ہو۔ اسی طرح کافروں کے لئے ان کے اعمال خوبصورت کر کے دکھلائے گئے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو ہدایت سے بالکل خالی اور روحانیت سے یکسر عاری ہوں واضح طور پر مُردہ قرار دیا ہے اور مُردہ بھی ایسا جس میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہ ہو اور جو قبر میں دبا ہوا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کا روحانی طور پر مُردہ ہونا ظاہر کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝ (فاطر آیات ۲۳، ۲۴)

ترجمہ:۔ اور زندہ اور مُردہ برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ یقیناً جس کو چاہتا ہے سُنا سکتا ہے۔ مگر تُو ان کو نہیں سُنا سکتا جو قبروں میں دبے ہوئے ہوں۔ تُو تو صرف ایک ہوشیار کرنے والا ہے

ان آیات سے ظاہر ہے کہ دُنیا پر ہدایت اور گمراہی کے دَور آتے رہتے ہیں۔ جب گمراہی کا دور دورہ ہوتا ہے تو اُس وقت دنیا ایک ہولناک ویرانے کے حکم میں ہوتی ہے اور اسی طرح ہدایت اور روحانیت سے بے بہرہ لوگ قبروں میں دبے ہوئے مُردوں کے مانند ہوتے ہیں۔ جب گمراہی اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں دنیا میں ہر طرف ویرانہ چھا جاتا ہے اور دنیا والے چلتی پھرتی لاشوں کی طرح بن جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنے مامور کو دنیا میں مبعوث کر کے مُردوں کو از سرِ نو زندہ کرنے اور دنیا کے ویرانے کو دوبارہ آباد کرنے کا سامان کرتا ہے۔ وہ مامور اپنی خداداد قوتِ احیاء کے ذریعہ اپنے متبعین کو ایک نئی حیات سے ہمکنار کر دکھاتا ہے۔ اور وہ دنیا میں پھیل کر دوسرے لوگوں کو زندہ کرنے اور دنیا کے ویرانے کو آباد کرنے کا وسیلہ بنتے ہیں۔

آج پھر کرۂ ارض ایک ہولناک ویرانے میں تبدیل ہو چکا ہے اور لوگوں میں زندگی کی نئی رُوح پھونک کر اس ویرانے کو پھر سے آباد کرنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ہماری اس ذمہ داری کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ مثال کے طور پر آپ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت بھی ایک کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے ..... جماعت اس لئے کھڑی ہوئی ہے کہ دُنیا بسائے۔ گو بے شک دنیا بسی ہوئی ہے! دُنیا میں لوگ آباد ہیں مگر قرآن کہتا ہے جن لوگوں کو خدا کی شناخت و معرفت نہیں وہ مُردہ ہیں، اور مُردہ بھی ایسے کہ قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ پس ان لوگوں کو جو دنیا میں بس رہے ہیں زندہ کہنا قرآن کی تردید کرنا ہے کیونکہ قرآن ان کو زندہ نہیں بلکہ مُردہ قرار دیتا ہے جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ پس ہم یہی کہیں گے کہ دنیا ویران ہے۔ وہ دُنیا جس کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں ڈیڑھ ارب لوگ بستے ہیں قرآن کی اصطلاح کے لحاظ سے ویران پڑی ہے سوائے چند نفوس کے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تا کہ آپ نفخ صور کریں اور جس طرح کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن اسرافیل نفخ صور کرے گا اور تمام مُردے قبروں سے نکل کر باہر آ جائیں گے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اُٹھیں اور مُردے قبروں سے اُٹھ کر زندہ ہو جائیں۔ گویا ہماری مثال اُس آدم کی ہے جو آیا تو اس دنیا کو ویران پایا اور پھر اپنی نسلوں سے اس کو بھر دیا۔ اب ہمارا بھی یہی کام ہے کہ ہم ویران دنیا کو بھر دیں اور اُسے اپنی نسلوں سے آباد کریں۔ مگر وہ نسلیں نہیں جو بیٹوں سے پیدا ہوتی ہیں بلکہ وہ جو تبلیغ سے پیدا ہوتی ہیں.....

پس ہم نے دنیا کو اپنی روحانی نسل سے بھرنا ہے اس لئے ہمیں جلدی دنیا کو روحانی نسل سے بھر دینا چاہیئے کیونکہ جسمانی مُردے زندوں کو مُردے نہیں بنا سکتے۔ مگر روحانی موت ایک متعدی مرض ہے اور اس کا لمبے عرصہ تک موجود رہنا زندوں کو بھی مُردہ بنا دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جلدی اس کا خاتمہ کریں اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے بڑی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔"

(الفضل ۲۶/۳ مارچ ۱۹۲۸ء)

آج یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیا، آسٹریلیا الغرض ہر براعظم روحانی لحاظ سے ویران پڑا ہے اسے پھر سے آباد کرنے کی ضرورت ہے اور اسے آباد کرنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہم اسے خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے طفیل آباد کرنے کی مقدور بھر کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ دنیا کو پھر سے آباد کرنے کے لئے جن بڑی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے ہمیں اور ہماری نسلوں کو اُسی کے فضل کے نتیجہ میں وہ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے۔ آمین۔

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ کے کلام کو چھوڑ دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کریں۔ اس عقیدہ پر اگر ساری دنیا مجھ کو چھوڑتی ہے تو چھوڑ دے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ اس لئے کہ خدا میرے ساتھ ہے۔" (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء ص ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی امن — اور — اسلام

مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ مقیم ملتان

(۲)

اسلام کی جنگیں دفاعی تھیں

اس دعوے کا ثبوت کہ اسلام کی لڑائیاں دفاعی تھیں مگر ملک گیری کی ہوس کی بنا پر نہ تھیں۔ اس کی کئی مثالیں موجود ہیں

پہلی مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں یروشلم سے اسلامی فوجوں کی واپسی کا واقعہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے جبکہ اسلامی فوجوں کا جرنیل یروشلم کے باشندوں سے وصول شدہ ٹیکس واپس کر دیتا ہے۔ اور وہاں آباد عیسائی قوم مسلمانوں کے واپس چلے جانے پر روتی ہے اور دعائیں کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ تم کو جلد واپس لائے اور تم ہماری غلامی میں رہ کر سکون و راحت کی زندگی بسر کر سکیں۔ کیا تاریخ عالم انسانی ایسا کوئی واقعہ پیش کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

دوسری مثال جب مجاہدین اسلام نے پورے جزیرہ عرب کو فتح کر لیا اور فتح و ظفر کے پھریرے اڑاتے ہوئے عرب کی حدود سے باہر نکلنے لگے تو خلیفۃ المسلمین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے ان کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ اور فرمایا کہ اب ہماری سرحدیں محفوظ ہیں ان سے باہر قدم نہ رکھو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ اسلامی جنگیں صرف اور صرف دفاعی تھیں۔ قیام امن کے لئے تھیں۔ انسانی حقوق کی نگہداشت کے لئے تھیں نہ کہ مال و دولت سمیٹنے کے لئے

تعصب اور حسد سے دور رہنے کی تعلیم

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو قومی اور نسلی تعصب، حسد اور بغض سے دور رہنے کی تعلیم دیتے ہوئے آگاہ کر دیا ہے۔ کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ

(المائدہ ع ۲)

اے ایمان والو تم اپنے تمام کام خدا کی خاطر کرو۔ انصاف سے دنیا میں معاملہ کرو اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس امر پر نہ اکسائے کہ تم عدل کا معاملہ نہ کرو۔ ہمیشہ انصاف کرو۔ یہ تقویٰ کے بہت قریب ہے۔

الغرض اسلام نے قومی اور نسلی تعصب کو ہمیشہ بری نظر سے دیکھا ہے۔ مسلمان نہ صرف من حیث الفرد اس اصول پر قائم تھے بلکہ من حیث القوم بھی کسی حقیقی مسلم حکومت نے اسلام کے اس حکم کی خلاف ورزی نہیں کی

بین الاقوامی تعلقات

اسلام نے بین الاقوامی تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے جو اصول پیش کئے اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی۔

اسلام نے معاہدات کی پابندی پر خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

أَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا

(بنی اسرائیل ع ۴)

تم اپنے عہدوں کو پورا کرو کیونکہ دوسری صورت میں تم سے بدعہدی پر باز پرس ہوگی۔

پھر فرمایا۔

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ

(توبہ ع ۱)

سوائے ان کے جن سے تم نے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ اور انہوں نے بھی معاہدے کی پابندی کی اور تم پر زیادتی نہیں کی۔ تو ان سے مدت مقررہ تک معاہدہ پورا کرو۔

معاہدات کی پابندی کو تعاون و اعتماد کی فضا پیدا کرنے میں اولیت کا مقام حاصل ہے

معاہدہ کرتے وقت نیت صاف ہو

معاہدہ کرتے وقت معاہد ممالک کی نیت صاف ہونی چاہیئے۔ دھوکہ دہی اور مطلب براری مقصود نہ ہو۔

مدت معاہدہ تک فریقین ایک دوسرے کے امین ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیشہ کے لئے حرب و ضرب اور جنگ و جدال کا خاتمہ نہ ہو جائے۔

بدعہدی اور دھوکہ دہی میں قتل و غارت گری کا بازار گرم رہے گا اور قیام امن ناممکن ہوگا۔

معاہدات کی پاسداری اور پابندی کا وصف اسلام میں نمایاں اور بے مثل ہے۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ اسلامی دیانت نیک نیتی۔ انسانی ہمدردی اور بلند اخلاق کی بہترین مثال ہے۔ مسلمان تو اس حد تک اپنے قول کا پاس رکھتے تھے کہ ایک موقعہ پر اسلامی فوج کے ایک معمولی سپاہی نے اپنے حریف سے کوئی معاہدہ کر لیا۔ اسلامی فوج کے جرنیل کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے نہایت فراخ دلی سے اس کی پابندی کرنے کا حکم صادر فرما دیا۔

اسلام میں مساوات کی تعلیم

عدم مساوات امن کی بربادی کا ذریعہ ہے جس سے طبقاتی تصادم ہوتا ہے۔ ذات پات اور رنگ و نسل کے اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہو جاتی ہے۔ ادنیٰ اور اعلیٰ کے جھگڑے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور انسان انسان کے درپے آزار ہوتا ہے اس کی بدترین مثال ہندوستان جیسی اقوام میں نظر آتی ہے

اسلام مساوات کے متعلق جو اصول پیش کرتا ہے۔ ابتدائے نسل انسانی سے آج تک کسی کتاب نے وہ اعلیٰ اصول پیش نہیں کیا۔ فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

(حجرات)

یہ تمہاری تقسیم و تفریق صرف تعارف اور ایک دوسرے کی پہچان کے لئے ہے عزت و اکرام کے لئے نہیں، خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرم و معزز تو وہ ہے۔ جو تم میں سے خدا کے نزدیک متقی ہے۔

اسلام کے پیش کردہ اصولوں میں سے کالے اور گورے کی تفریق و تمیز مٹ جاتی ہے۔ اور غلامی کی لعنت سے چھٹکارا پا کر انسان تقدس و احترام کے دائرہ امن میں آ جاتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں سینکڑوں واقعات ہیں جن سے ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام میں محض خاندانی شرف وجہ فضیلت نہیں بلکہ افضل وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے فرمودہ اصولوں پر قدم مارتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجا لانے پر مداومت کرتا ہے۔

اسلام میں لونڈی اور غلاموں سے سلوک

اسلام نے غلامی کی رسم کو نہایت حکمت بالغہ کے ساتھ ختم کیا ہے۔ غلاموں میں سینکڑوں نامور افراد ایسے ہیں جنہوں نے اسلامی مساوات کی برکت سے اسلامی معاشرہ میں بلند مقام حاصل کیا۔ ایسا بلند کہ خلیفۃ المسلمین ان کی آمد پر مسند خلافت چھوڑ کر احترام میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ حضرت بلال حبشی، حضرت صہیب رومی، حضرت زید بن حارثہ غلام ہوتے ہوئے بھی آسمان اسلام کے روشن ستارے بن گئے۔ جن کی روشنی سے ہزاروں گم گشتگان راہ اپنی منزل مراد کو پا گئے۔

قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک

قبل اس کے کہ بتایا جائے کہ اسلام نے قیدیوں کے ساتھ کیا حسن سلوک کیا غیر قرآنی اصول کی ایک ادنیٰ جھلک بھی دکھا دی جائے تاکہ معلوم ہو کہ اسلام کے باہر جنگی قیدیوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جاتا رہا۔ اور کس طرح انسان انسان کی تضحیک کرتا رہا ہے۔ گزشتہ جنگ عظیم میں متمدن اقوام نے جو برا سلوک قیدیوں سے روا رکھا۔ نہایت سفاکانہ اور وحشیانہ تھا قیدیوں کو بھوکا اور پیاسا رکھا جاتا تھا۔ معمولی غلطیوں پر سخت سے سخت ایذائیں دی جاتی تھیں۔ بھوک اور پیاس کی شدت میں قیدیوں نے اپنی جان بچانے کے لئے گھوڑوں کی لید تک کھائی اور پیشاب پیا۔ پاؤں کے جوتے ابال کر کھائے۔ ان کو جنگی کیمپوں میں ایسی حالت میں رکھا جاتا جیسے بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔

اس کے بالمقابل اسلامی دورِ خلافت میں قیدیوں کا ہر طرح خیال رکھا جاتا اور انہیں ہر طرح کا آرام دیا جاتا تھا۔

فاتح مسلمان دورانِ سفر خود پیدل چلتے اور قیدیوں کو سواری دیتے تھے۔ خود بھوکے رہتے اور قیدیوں کو کھانا دیتے تھے۔ اسی طرح ہمدردی اور حسن سلوک کے نتیجہ میں ہزاروں قیدی اور غلام ہمیشہ کے لئے اسلام کے گرویدہ ہو گئے۔

اسلامی اصول جنگ

قیام امن کے لئے ظلم و طغیان کے استیصال کے لئے اور حقوق انسانی کے تحفظ کے لئے اگر جنگ کرنی پڑے تو اسلام نے اس کے لئے بھی قوانین اور پابندیاں عائد کی ہیں چنانچہ حکم دیا گیا کہ

۱۔ کسی ملک میں لڑائی کے لئے جائیں تو شہر میں خوف و ہراس پیدا نہ کیا جائے اور عوام پر سختی نہ کی جائے۔

۲۔ اسلامی لشکر جہاں پڑاؤ کرے۔ وہاں کے لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب نہ ہو۔

۳۔ کوچ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ راہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

۴۔ کسی بوڑھے بچے اور عورت کو قتل نہ کیا جائے۔

۵۔ مُثلہ کرنے (یعنی ہاتھ، پاؤں یا ناک کان وغیرہ) کاٹنے کی اجازت نہیں ہے۔

۶۔ کسی قوم کے مذہبی راہنماؤں کو قتل نہ کیا جائے نہ تکلیف دی جائے۔

۷۔ لڑائی میں دشمن کے منہ پر زخم نہ لگایا جائے۔

۸۔ دشمن کو کم سے کم نقصان پہنچایا جائے

۹۔ قیدیوں کے آپس میں رشتہ داروں کو اکٹھا رکھا جائے

۱۰۔ قیدیوں کے آرام کا خاص خیال رکھا جائے

۱۱۔ غیر ملکی سفیروں کا ادب و احترام کیا جائے۔

۱۲۔ اگر قیدی غلام کے ساتھ سختی کر بیٹھو تو اس کو آزاد کر دیا جائے

۱۳۔ معبد خانوں کو مسمار نہ کیا جائے

۱۴۔ مفتوح ملک کے سایہ دار اور پھلدار درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ فصلیں نہ اجاڑی جائیں

۱۵۔ پالتو جانوروں یا چوپایوں کو ضائع نہ کیا جائے۔

۱۶۔ مفتوح شہروں کو تباہ نہ کیا جائے

بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم جب کبھی مجاہدین کو کسی محاذ پر روانہ فرماتے تو سالارِ لشکر کو ہمیشہ انہی ہدایات کے ساتھ روانہ کرتے تھے۔

یہ وہ اصول ہیں کہ جن پر عمل کیا جائے تو عداوت عدم مساوات، بغض و حسد، نفرت و حقارت اور حرص و طمع کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور امن و سلامتی سکون و راحت، محبت و مودت اور ہمدردی و خیر خواہی کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔ اگر لوگ ان اصولوں پر عمل کرنے لگ جائیں۔ تو ہوس ملک گیری اور غاصبانہ حرص کے لئے نہ جنگ و جدال ہوگا نہ لوٹ مار و غارت گری ہوگی نہ محنت و افلاس کا ڈر رہے گا۔ نہ کسی ذلت و رسوائی کا خطرہ۔ بلکہ سارے ماحول میں سلامتی اور انسانی عزت و عظمت اور شرف و وقار کا دور دورہ ہوگا اور یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔

ایک ضروری اعلان

بہشتی مقبرہ میں مدفون موصیوں کے کتبہ جات دفتر اپنے خرچ پر سمینٹ کے کتبہ جات تیار کروا کر نصب کروا تا ہے۔ لیکن جس کسی دوست نے اپنے عزیز کا کتبہ سنگِ مرمر اپنے خرچ پر تیار کروانا ہو اس کو چاہیئے کہ وہ کتبہ تیار کروانے سے قبل دفتر بہشتی مقبرہ سے عبارت کتبہ اور سائز کی منظوری حاصل کرے۔ اور بعد منظوری کتبہ تیار کروایا جائے۔

آئندہ جو کتبہ بغیر منظوری کے تیار کروایا جائے گا مجلس کارپرداز اس کی اجازت نہیں دے گی۔ امراء کرام اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ تمام احباب میں اس کا اعلان کر دیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

باہمی اتفاق و محبت

مَیں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں اوّل خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلےٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔

كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ

یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ ہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸)

"الفضل" کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۳ ۴ ۲۸)

(منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں عیسائیوں سے تبادلہ خیالات

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ مڈویسٹ امریکہ)

میں یہ رپورٹ محترم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب کے مکان واقع بک فارسٹ سے لکھ رہا ہوں۔ جہاں میں کل دوپہر ڈیٹن سے BANNOCKBURN مڈ ویسٹرن کالج میں اسلام اور عیسائیت کے مخصوص عقائد پر مناظرہ کرنے کے لئے پہنچا تھا۔ عیسائیوں کے اس مشنری کالج میں جہاں سینکڑوں عیسائی مناد زیر تربیت ہیں اسلام کے متعلق لیکچر دینے کا مجھے تین چار سال سے موقع مل رہا ہے۔ گذشتہ سال یہ طے پایا تھا کہ امسال میں ان سے لیکچر دینے کی بجائے اخلاقی مسائل پر باقاعدہ مناظرہ کروں۔ دو تین دفعہ ان کے اس وعدہ کو یاد دلانے پر وہ اس امر پر آمادہ ہو گئے کہ میں ۱۵ نومبر کو سہ پہر ان کے ہاں پہنچ کر ان سے باقاعدہ تبادلہ خیال کروں۔ چنانچہ خاکسار کل شام محترم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس کے ساتھ جو ڈیٹرفیلڈ کے قریب ہی رہتے ہیں۔ ان کے ادارہ میں پہنچ گیا۔ عیسائیوں کی طرف سے ڈاکٹر ڈوبری جو حقیقۃً "گرینڈ پیڈو GRAND RAPIDO MICH میں پروفیسر ہیں اور ہر جمعرات کو عارضی طور پر یہاں بھی پڑھاتے ہیں۔ نمائندہ مقرر ہوئے۔ تین موضوع مقرر تھے۔ عیسائی مشنری ادارہ کی تجویز کے مطابق۔

(۱) بائیبل یا قرآن۔ دونوں میں سے کونسی کتاب پر اعتبار کیا جا سکتا ہے؟

(۲) اسلام کے (احمدیت کے نقطہ نظر سے) امتیازی پہلو۔

(۳) گناہ کی فلاسفی اور مسیح کی صلیب پر موت۔

عنوان نمبر ۱ پر سب سے پہلے خاکسار نے قرآن کریم کی عالمگیر تعلیم اور چودہ سو سال سے بغیر کسی قسم کی خرد برد کے آج تک محفوظ ہونے پر تقریباً بیس منٹ تک تقریر کی اس کے معاً بعد ڈاکٹر ڈوبری نے اس کے برعکس انجیل کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس موہوم خیال سے متاثر ہو کر کہ قرآن کریم خود اس کی تصدیق کرتا ہے اس کے فوراً بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں اس امر کو واضح کیا کہ چونکہ قرآن کریم تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے نازل ہوا تھا اس لئے اس کا متن محفوظ رہا۔ جس کا تمام غیر مسلم مستشرقین خود اعتراف کرتے ہیں۔ درآنحالیکہ انجیل کا کوئی نسخہ اس زبان میں نہیں ملتا جو حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان تھی۔ اوّلین نسخے ہمیں صرف یونانی میں ملتے ہیں جو عیسائیوں نے عیسائیوں کے لئے لکھے۔ اور اس ضمن میں خود عیسائیوں کے اقوال پیش کئے جو انجیل کے مندرجات کو ناقابلِ اعتماد اور غیر یقینی تسلیم کرتے ہیں۔

یہ مقابلہ جس ہال میں منعقد ہوا وہ عیسائی مشنریوں اور ان کے زعماء سے بھرا ہوا تھا۔ ڈاکٹر ڈوبری جو پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ عرب ممالک میں بھی رہ چکے ہیں اور متعدد یونیورسٹیوں کے مستند عیسائی عالم ہیں۔ اپنے دعویٰ کی تائید میں قرآن کریم کی عالمگیر تعلیم اور مقبولیت کے خلاف کوئی ایسی بات پیش نہ کر سکے جس کا جواب خاکسار نے وہیں موقع پر نہ دے دیا ہو۔

سات بجے شام۔ اسلام کے موضوع پر جو مناظرہ ہوا (مقابلہ عیسائیت (پہلے مقابلہ کے ایک گھنٹہ بعد۔ کھانے کے وقفہ کے بعد) اس میں حاضرین کا شوق اور دلچسپی پہلے مناظرہ کے تاثرات کی وجہ سے بڑھ چکی تھی اور انہوں نے نہایت دلچسپی اور خاموشی سے ان سب اعتراضات کو سنا جو خاکسار نے عیسائیت کے خلاف اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے کئے اور اسلام کی معقولیت کو بزبانِ حال تسلیم کیا۔

اپنی پہلی تقریر میں خاکسار نے اسلام کی خصوصیات احمدیہ عقائد کی رُو سے پیش کئے۔ تمام سابقہ انبیاء اور کتب پر ایمان ان کی تعلیم کا عارضی اور مختص بالزمان ہونا۔ اسلام کے پیغام کا تمام زمانوں اور تمام ضرورتوں کے مطابق ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت تکلم کا ہر وقت کارفرما ہونا اور موجودہ زمانہ میں بھی اپنے بندوں سے کلام کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دینا۔ جس کا عملی ثبوت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے پیش کیا اور اس ضمن میں بعض ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر کیں اور واضح طور پر پوری ہو گئیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہیں کہ اسلام اور اسلام کا خدا زندہ ہے۔

میری تقریر کے بعد عیسائی نمائندہ نے تقریر کی لیکن انہوں نے میرے بعض بیان کردہ دلائل کو نظر انداز کر دیا جو خاکسار نے خاص طور پر پیش کئے تھے جسے میں نے اپنی جوابی تقریر میں دوہرایا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی تعلیم کو مؤثر طور پر پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

پانچ منٹ کے وقفہ کے بعد تیسرے موضوع پر مناظرہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار کی تھی جس میں اوّلاً میں نے اللہ تعالیٰ کے انسان کو پیدا کرنے کی غرض پیش کی اور بتلایا کہ اگر حضرت آدم نے کوئی غلطی کی تھی تو انہوں نے توبہ کر لی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔ اس لئے یہ کہنا کہ گناہ انسان کی گھٹی میں داخل ہے۔ غلط ہے۔ محض اس عقیدہ پر ایمان کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے گناہ اور خدا کے بیٹے تھے جو گنہگاروں کے لئے صلیب پر مرے۔ نجات نہیں دلا سکتا۔ جب تک حضرت مسیح کے قول کے مطابق نیک اعمال نہ کرے اور پھر ایمان بھی ایک ایسی موہوم بنا پر کہ وہ صلیب پر مرے خود بے بنیاد ہے۔ اس کے ساتھ میں نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب

DELIVERANCE FROM THE CROSS.

سے وہ دلائل پڑھ کر سنائے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر فوت ہونے کی پُرزور تردید کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحدّی کو دوہرایا کہ انتظار کرو اور کرتے رہو لیکن آسمان سے کوئی نہیں اترے گا کیونکہ آسمان پر کوئی گیا ہی نہیں۔ اور مسیح کی آمد ثانی کو جس طرح خود انہوں نے حل کیا ہے پیش کیا کہ یہود نے ان کو ماننے سے اس وجہ سے انکار کیا کہ حضرت ایلیا آسمان سے جب تک اتر نہ آئیں مسیح آ ہی نہیں سکتا۔ اور انہوں نے کہا کہ ایلیا آ چکا لیکن خود نہیں اس کی خو بُو پر۔ حضرت یوحنا کی شکل میں۔ میری اس تقریر کے جواب میں جس میں میں نے بائیبل سے متعدد حوالجات پیش کئے فریق مخالف نے جرح ہو کر کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ بائیبل میں سے وہ حوالجات تو دے دیتی ہے جو ان کی تائید میں ہوتے ہیں۔ لیکن ان حوالجات کو نہیں مانتی اور ان کی تاویل کرتی ہے جو ہم اپنے عقائد کی تائید میں پیش کرتے ہیں حالانکہ قرآن کا دعویٰ ہے کہ وہ انجیل کی تصدیق کرتا ہے۔ ان کا یہ گلہ مجھے یہ کہہ کر دور کرنا پڑا کہ قرآن کریم میں وہ تمام صداقتیں اور حقیقتیں موجود ہیں جن کی مستقل حیثیت ہے۔ لیکن جو کچھ قرآن کریم میں نہیں ہم اس کی تصدیق کرنے کے مکلف نہیں بلکہ ہم آپ کو یہ یاد کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپ کے اپنے مسلمات کی رُو سے بھی وہ عقیدہ صحیح ثابت نہیں ہوتا جو آپ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

بیانات اور سوال و جواب کا یہ سلسلہ ساڑھے نو بجے رات تک جاری رہا۔ جو الحمد للہ نہایت خوشگوار اور RECEPTIVE ماحول میں توجہ اور سکون سے سنا گیا۔ اپنے مہمانوں کی فراخدلی اور حوصلہ کا میں نے اپنی آخری تقریر میں شکریہ ادا کیا اور ان حقائق کو جو میں نے پیش کئے بعد میں بھی زیر مطالعہ رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا اور خود اپنی اس بارہ میں تسلی کر لینے کی آرزو کی کہ ان کے عقائد عقل اور دلائل پر پورا اترتے ہیں۔ عقائد سے انحراف خصوصاً اس عقیدہ سے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ مشکل نظر آتا ہے۔ کیونکہ اسی پر عیسائیت کا انحصار ہے۔ لیکن حقائق کو سنانے اور دلائل کی نشاندہی کرنے کی توفیق ملنا۔ خاکسار اس کو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل سمجھتا ہے۔

تحریک وقف جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ۳ جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لو گے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دے دیا جائے گا۔"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

وقف جدید اشاعت اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے اعلیٰ دماغی صلاحیت کے مالک مخلص واقفین زندگی کو ہر وقت خوش آمدید کہتی ہے۔

نیز احباب جماعت سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اس تدریسی اور تربیتی نظام کو وسعت دینے کے لئے

"وقف جدید"

کی زیادہ سے زیادہ مالی اعانت فرمائیں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظم مال وقف جدید

الفضل میں اشتہار دینا

کلید کامیابی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ سے پیوستہ

جماعتِ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی روداد

۲۸ر دسمبر ـــــــ پانچواں اجلاس

جماعتِ احمدیہ کی ملّی خدمات

مکرم صدرالدین یحییٰ بیگو صاحب کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "جماعت احمدیہ کی ملّی خدمات" کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے فرمایا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا عہد مبارک اور اس کے بعد خلفاء احمدیت کا زمانہ جو قمری لحاظ سے پون صدی پر پھیلا ہوا ہے اسلام اور مسلمانوں کی عظیم الشان خدمات سے لبریز ہے جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے اسی طرح جماعت نے ملّتِ اسلامیہ کی بے شمار خدمات سرانجام دی ہیں اور مطبوعہ لٹریچر گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی انفرادی اور اجتماعی دعائیں ہمیشہ ہی عالم اسلام کی ترقی و بہبود کے لئے وقف رہی ہیں یہ خدمات پانچ اقسام پر مشتمل ہیں یعنی روحانی تبلیغی، علمی، آئینی، سماجی اور سیاسی خدمات ان میں سے ہر قسم کی تفصیلات و جزئیات ایک مبسوط تصنیف کا تقاضا کرتی ہیں اس مختصر وقت میں ایک مختصر خاکہ پیش کیا جاسکتا ہے

روحانی خدمات

آپ نے فرمایا جہاں تک روحانی خدمات کا تعلق ہے اس سے مراد وہ عاجزانہ دعائیں ہیں جو قرن اوّل سے مسلمانوں کی حقیقی فتح اور ترقی کا فیصلہ کن اور آخری حربہ ثابت ہوتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً خبر دی گئی تھی کہ اس آخری زمانہ میں مسلمانوں کو دعا ہی کے ذریعہ غلبہ اور تسلط حاصل ہوگا اسی لئے آپ نے دعاؤں کو انتہا تک پہنچایا اور اپنی سجدہ گاہ کو عمر بھر اپنے آنسوؤں سے تر رکھا اور جناب الٰہی کی طرف سے آپ کو بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی قوت و شوکتِ اسلام کے بارے میں ساری دعائیں قبول ہوئیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۷) اس کے بعد خلفاء احمدیت اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ ان کے نتیجہ میں اسلام اور مسلمانوں کو جو فائدہ پہنچا اس کی سینکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں جنگ ستمبر کو ہی لو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس وقت جماعت کو یہ پیغام دیا کہ دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابل تسخیر بنادو آپ خود بھی مجسم دعا بن گئے۔ آپ کو جنگ کے ابتدائی مرحلہ میں ہی یہ علم دیا گیا تھا کہ پاکستان کی قابل فخر افواج ہی فتح یاب ہوگی۔

تبلیغی خدمات

دشمنانِ اسلام کے خوفناک اور پے در پے حملوں کے دفاع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جو خدمات ظہور میں آئیں وہ ایسی بے مثال اور عظیم الشان ہیں کہ اس دور کے وہ ممتاز مسلمان لیڈر بھی جو آپ سے سخت اختلاف رکھتے تھے آپ کو خراج تحسین دیئے بغیر نہیں رہ سکے۔ برصغیر پاک و ہند کے ممتاز عالم دین مولانا ابوالکلام آزاد دہلی کے صاحب طرز ادیب اور کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی اور رسالہ علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ کو بطور شہادت پیش کیا جاسکتا ہے پھر یہ خدمات نظام خلافت کے زیر قیادت اب بھی دنیا کے گوشہ گوشہ میں جاری ہیں محترم مولوی صاحب نے غیر از جماعت اور اعلیٰ پایہ کی شخصیتوں کی چند آراء اور افکار پیش فرمائے۔

علمی خدمات

جماعت کی علمی خدمات کا دامن بھی بہت وسیع ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے انقلاب انگیز لٹریچر میں اسلامی علوم کے ہر شعبہ پر اصولی روشنی ڈالی ہے اس ضمن میں ایک بہت ایمان افروز پہلو یہ ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے الہام۔ القاء یا آسمانی بصیرت سے جو صحیح اسلامی نظریات پیش فرمائے وہ رفتہ رفتہ دنیائے اسلام کے بلند پایہ علمی حلقوں میں مقبولیت حاصل کر رہے ہیں اور نامور علماء فضلاء اور ادباء کی تحریروں سے ان نظریات کی نمایاں جھلک دکھائی دیتی ہے آپ نے عقیدہ نسخ فی القرآن کے خلاف مؤثر جہاد فرمایا جس کے شاندار اثرات دنیائے اسلام پر نمایاں ہو رہے ہیں آپ نے یہ انکشاف فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یاجوج اور ماجوج سے متعلق خبر دی تھی ان سے مراد انگریز روس اور امریکہ کی سیاسی طاقتیں ہیں اور اب مسلمانوں کے نامور دانشور اس کی تائید کر رہے ہیں آپ نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو جبکہ آپ کے ہم عصر دینی راہنماؤں کے نزدیک علوم جدیدہ اور انگریزی زبان کی تعلیم ناجائز تھی آپ نے بہ حقیقت افروز خیال پیش کر کے سائنسی تحقیق کے نہایت وسیع دروازے کھول دیئے کہ مذہب خدا کا قول اور سائنس خدا کا فعل ہے جس میں کوئی تضاد نہیں۔ آپ نے یہ انکشاف فرمایا کہ عربی زبان جس میں قرآن کریم نازل ہوا ام السنہ ہے اور الہامی اور تمام بولیوں کی منبع اور سرچشمہ ہے۔

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا یہی وہ خوش قسمت جماعت ہے جسے خدائی وعدوں کے مطابق حضرت مصلح موعودؓ کے وجود میں ایسا عظیم قائد بخشا گیا جس نے خدا تعالیٰ سے علوم ظاہری و باطنی سیکھ کر علوم و فنون کے دریا بہا دیئے۔ آپؓ کی زندہ جاوید اور دل آویز تصانیف سرچشمہ علم و بصیرت ہیں جو آئندہ نسلوں کے لئے قیامت تک مشعل راہ کا کام دیں گے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان لٹریچر اور آپ کے فیوض و برکات سے جماعت احمدیہ میں بہت سی علمی شخصیتیں پیدا ہوئیں مفسر، مترجم قرآن شارحین حدیث مؤرخ متکلم، قانون دان، مقرر، ماہرین نفسیات و فلسفہ، سکالر اور محقق، بلند پایہ ادیب اور نامور سائنسدان پیدا ہوئے یہ سب جماعت احمدیہ کے مایۂ ناز خدام ہیں جن کے قلمی و لسانی معرکے آسمانی ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں اور ان کے نام کو بقائے دوام بخشنے کے لئے کافی ہیں۔

آئینی و قانونی خدمات

جماعت احمدیہ کا دامن آئینی و قانونی ملّی خدمات سے بھی بھرا پڑا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہبی مباحثات کی تحریک اصلاح ہمیشہ آب زر سے لکھی جائے گی آپ نے اس وقت یہ تحریک کی کہ حکومت ایسا قانون پاس کرے کہ آئندہ کوئی فرقہ مذہبی مباحثات میں کوئی ایسا اعتراض نہ کرے جو خود اس کی الہامی کتاب یا پیشوا پر وارد ہوتا ہے دوسرے یہ کہ فریق ثانی کی صرف اُن کتابوں پر تنقید کی جاسکے گی۔ جو اس فریق کے نزدیک بھی مسلّمہ ہوں۔ ۱۹۲۷ء میں شاتم رسولؐ کو ہائیکورٹ نے ہتک رسولؐ کے مقدمہ میں قید و جرمانہ کی سزا سے اس بنا پر بری کر دیا کہ اس کی کتاب رنگیلا رسولؐ میں تحقیر کا کوئی پہلو نہیں۔ مسلم آؤٹ لک لاہور کے ایڈیٹر نے جج کے خلاف اداریہ لکھا جس کی وجہ انہیں اور اخبار کے طابع و ناشر کو توہین عدالت کا نوٹس پہنچ گیا۔ پنجاب کے چوٹی کے وکلاء نے جو کہ سب کے سب لیڈر اور قومی راہنما تھے متفقہ طور پر کہا کہ اس مقدمہ کی کامیاب پیروی صرف چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہی کر سکتے ہیں چودھری صاحب نے جس قابلیت سے اس مقدمہ کو پیش کیا وہ اس بات سے واضح ہے کہ ایڈیٹر زمیندار مولانا ظفر علی خان نے آپ کے ہاتھ چوم لئے اور آپ کو گلے لگا لیا۔ عہد حاضر میں بھی ملت اسلامیہ کی قانونی و آئینی خدمات بجا لانے کا جو عالمی فخر اور امتیاز محترم چودھری صاحب کو حاصل ہوا وہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ آپ نے کشمیر فلسطین پاکستان، مصر، شام، ایران، مراکش، ٹیونس لیبیا، لبنان، شرقی اردن وغیرہ کے مسائل کی ترجمانی کا حق یوں ادا کیا کہ ساری اسلامی دنیا میں آپ کے کارہائے نمایاں کی دھوم مچ گئی۔ اردن، شام صومالیہ اور مراکش کی حکومتوں نے آپ کی خدمات کے اعتراف میں اپنے ممالک کے اعلیٰ ترین ملکی نشان آپ کی خدمت پیش کئے محترم مولوی صاحب نے اپنے بیان کے ثبوت میں متعدد راہنماؤں کے بیانات پڑھ کر سنائے۔

قومی سماجی اور سیاسی خدمات

محترم مولوی صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو مغربی تہذیب اور مغربی فلسفہ کے اثرات سے نجات کی ہر ممکن کوشش فرمائی اس کے ہولناک نتائج بے نقاب کئے اور مغرب کو امام بنانے اور یورپ کی تقلید پر فخر کرنے پر کڑی تنقید کی۔ آپ نے حکومت کو تلقین فرمائی کہ وہ مسلمانوں سے مہربانی اور بخشش سے پیش آئے اور ملک بھر کی ملازمتوں اور تجارتوں میں انہیں اُن کا حصہ دے آپ نے دو قومی نظریہ کی ڈٹ کر تائید فرمائی۔

حضورؓ کے وصال کے بعد بھی تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل و کرم سے حجاز مقدس، مصر، شام، فلسطین، عراق، ایران ترکی، افغانستان، انڈونیشیا اور برصغیر پاک و ہند کے پیش آمدہ مسائل میں راہنمائی کرنے اظہار ہمدردی کرنے اور ان کی تحریکات اسلامی کی تائید کرنے میں شاندار کردار ادا کیا ہے اسلامی سیاسیات حاضرہ میں مسئلہ فلسطین اور تحریک پاکستان کو جو مقبولیت حاصل ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اس کے پیش نظر انہی دو مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مئی ۱۹۴۸ء میں استعماری طاقتوں کی پشت پناہی کی وجہ سے دنیائے اسلام کے سینہ میں صیہونی حکومت کا زہر آلود خنجر پیوست کر دیا گیا۔ تو امام جماعت احمدیہ نے "الکفر ملۃ واحدۃ" نام سے ایک مضمون رقم فرمایا جس میں دنیا کے مسلمانوں کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی تحریک فرمائی اور صیہونیت کے در پردہ عزائم کو بے نقاب کیا اور اس کے مقابلہ میں ایک عالمگیر دفاعی منصوبہ بھی پیش فرمایا۔ جہاد پاکستان میں مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی۔ کشمیر کی جنگ میں صرف زبانی تائید و حمایت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ جنگ آزاد کشمیر میں احمدی رضا کاروں کی ایک بٹالین کی بلا معاوضہ خدمات پیش کیں اس بٹالین نے جو کام وہاں کیا اس کی عظمت و اہمیت کا اعتراف اس وقت کے کمانڈر انچیف افواج پاکستان نے بھی کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی ملی خدمات کی یہ ادنیٰ سی جھلک تھی جو مولوی صاحب موصوف نے پرزور مدلل اور ولولہ انگیز تقریر میں پیش فرمائی ورنہ ساری خدمات کو شمار کیا جائے اور ان کے متعلق اختصار کے ساتھ بھی کچھ بیان کیا جائے تو اس کے لئے کافی وقت درکار ہے۔

سیرالیون کے وفد کے نمائندہ کی تقریر

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر کے بعد مکرم الفا شریف صاحب نے سیرالیون کے وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی زبان میں مختصر تقریر فرمائی انہوں نے سب سے پہلے سیرالیون کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کا محبت بھرا سلام حاضرین جلسہ تک پہنچایا اس کے بعد آپ نے سیرالیون میں جماعت کی تبلیغی، تعلیمی طبی اور رفاہی سرگرمیوں کا مختصر سا خاکہ پیش فرمایا اور آخر میں درخواست کی کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیرالیون میں لوگوں کو مامور زمانہ کے پیغام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مبلغین کرام اور افراد جماعت کو تبلیغی فرائض کو کماحقہ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کینیڈا کے وفد کے نمائندہ کی تقریر

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر کے بعد مکرم مصطفیٰ حلمی ثابت صاحب نمائندہ جماعت احمدیہ کینیڈا نے عربی زبان میں مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے حاضرین جلسہ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے کے بعد فرمایا میں مصری الاصل ہوں اور مجھے فخر ہے اس بات پر کہ میں اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے مرکز ربوہ میں آیا ہوں۔ میں مصری الاصل ہوں اس لئے میں مصر اور کینیڈا دونو ممالک کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے آپ سب احباب کو محبت بھرا سلام پہنچاتا ہوں۔

آپ نے فرمایا لمبے عرصہ سے گو کینیڈا میں جماعت قائم تھی لیکن مبلغ نہیں تھا ۱۹۷۷ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینیڈا تشریف لے گئے تو آپ نے ازراہ شفقت فرمایا کہ میں واپس جا کر یہاں مبلغ بھجواؤں گا سو آپ نے وعدہ کے مطابق مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر شاہد کو بطور مبلغ وہاں بھجوایا آپ نے کینیڈا میں موجود احمدی احباب کو منظم کیا۔ اس وقت کینیڈا میں پندرہ منظم جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ جنوری میں کیلگری کے مقام پر پہلے احمدیہ مشن ہاؤس کا افتتاح ہوا۔ یہ پورے کینیڈا میں پہلا احمدیہ مسلم مشن ہاؤس ہے۔ شہر کے وسط میں ایک مکان خریدا گیا ہے جس سے فی الحال مسجد اور مشن ہاؤس کا کام لیا جائے گا ٹورنٹو میں بھی مسجد کے لئے ایک قطعہ زمین حاصل کر لیا گیا ہے۔

آپ نے فرمایا اکتوبر میں کیلگری میں ہی جلسہ یوم پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا ہے جس میں محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور خطاب فرمایا علاوہ دوسرے مقررین کے مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبشر اسلام ولیسٹ کوسٹ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر تقریر فرمائی محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب بہت مؤثر تھا جس کی داد تقریر کے ختم ہونے پر حاضرین نے اپنے اپنے رنگ میں دی۔ محترم چودھری صاحب نے بیسیوں سوالات کے جوابات دئے۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے ساتھ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے دس لاکھ نسخے آئندہ دس سالوں میں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے تبلیغ کو وسیع کیا جا رہا ہے تربیت کے پہلو پر زور دیا جا رہا ہے خدا کرے کہ کینیڈا کے لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے واقفیت حاصل ہو اور وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں احباب دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس ۲۸ دسمبر کو نماز جمعہ و عصر ادا کرنے کے بعد منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے علمی موضوع پر ایک روح پرور اختتامی خطاب فرمایا اس خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی اس طرح ہمارا ستاسی واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مرتبہ
سلطان احمد پیر کوٹی

انیس سالہ اسناد خوشنودی برائے مجاہدین تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت تحریک جدید کے مجاہدین دفتر اوّل کو جو دفتر اوّل کے دور ثانی کے انیس سالوں میں بھی اپنی مالی قربانی کو باحسن طریق پیش کر چکے ہیں۔ اسناد خوشنودی جاری کی جا رہی ہیں۔ ایسے خوش نصیب مجاہدین کی قسط ۴ درج ذیل ہے۔

۵۷۔ مکرم کرنل پیر ضیاء الدین صاحب۔ اسلام آباد
۵۸۔ مکرمہ بیگم صاحبہ " " "
۵۹۔ مکرم حسن محمد خان صاحب نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ
۶۰۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد نواز صاحب گوندل دارالعلوم شرقی۔ ربوہ
۶۱۔ مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب ممبر مرچنٹ کنجاہ ضلع گجرات
۶۲۔ مکرمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ " " " " "
۶۳۔ مکرمہ حسن بی بی صاحبہ والدہ " " " " "
۶۴۔ مکرم چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ دولت پور۔ نوشہرہ
۶۵۔ مکرم محمد عبدالعزیز صاحب پنشنر گول بازار۔ ربوہ
۶۶۔ مکرمہ سلطانہ عزیز صاحبہ اہلیہ " " " "
۶۷۔ مکرم صوفی محمد رفیع مرحوم والدہ راجہ فخر الدین صاحب احمدیہ منزل سکھر
۶۸۔ مکرم ملک محمد یعقوب صاحب پشاور روڈ۔ راولپنڈی
۶۹۔ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب حسنی چک نمبر ۱۲۱ ج۔ ب ضلع فیصل آباد
۷۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " " "
۷۱۔ مکرم مولوی عطاء محمد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ دارالصدر جنوبی
۷۲۔ مکرم لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید صاحب لاہور چھاؤنی
۷۳۔ مکرمہ والدہ صاحبہ " " "
۷۴۔ مکرم جمیل احمد صاحب ولد مرزا فتح الدین صاحب فیض آباد گجرات منجانب نیامت بی بی صاحبہ
۷۵۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب، حصاری ملت پارک اچھرہ۔ لاہور
۷۶۔ مکرم مستری اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

پتہ جات درکار ہیں

مندرجہ ذیل وصایا کی منسوخی زیر غور ہے یہ موصیان اور موصیات فوری طور پر اپنے پتہ جات اور اپنی موجودہ منقولہ/غیر منقولہ جائیداد اور ماہوار آمد سے دفتر وصیت کو مطلع کریں۔ اگر موصیان/موصیات کے لواحقین اس اعلان کو پڑھیں تو ان کو مطلع کریں۔

۱۔ مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ بنت محمد اسماعیل صاحب ۲۰۸۶۶ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵
۲۔ " سکینہ بی بی صاحبہ بنت " " ۲۰۸۵۹ " "
۳۔ " خدیجہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالرحیم خان صاحب ۲۱۴۲۱ لطیف آباد حیدرآباد سندھ
۴۔ " ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالخالق " ۲۱۷۸۷ ساکن حلقہ شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ
۵۔ " رحمت بی بی صاحبہ زوجہ محمد اسماعیل صاحب ۲۱۰۵۹ پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مطالعہ کتب

ماہ جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد" مقرر ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ برائے سال ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس انصار اللہ کی سفارش منظور فرماتے ہوئے حسب ذیل دوستوں کو ۳۱ فتح ۱۳۵۹ ہش / ۳۱ دسمبر ۱۹۸۰ء تک کے لئے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا ممبر مقرر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ یہ تقرری ان کے لئے مبارک فرمائے اور بہترین خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

اراکین خصوصی:-

۱۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۲۔ " صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۳۔ " مولانا عبد المالک خان صاحب
۴۔ " مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ
۵۔ " شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ
۶۔ " ڈاکٹر عبد السلام صاحب
۷۔ " چوہدری احمد مختار صاحب
۸۔ " شیخ مبارک احمد صاحب انگلستان

نائب صدر :- مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب
قائد عمومی :- " مسعود احمد صاحب جہلمی
قائد تربیت :- " سید احمد علی شاہ صاحب
" اصلاح وارشاد :- " سید کمال یوسف صاحب
" تعلیم :- " پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
" ذہانت وصحت جسمانی :- " صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
" مال :- " عبد الرشید صاحب غنی
" اشاعت وایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ :- " ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی
" تجنید :- " محمد اسلم صاحب صابر
" وقف جدید :- " صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
" تحریک جدید " چوہدری شبیر احمد صاحب
" ایثار " صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
" مجالس بیرون وقلمی دوستی :- " صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
آڈیٹر :- " صوفی غلام محمد صاحب
زعیم اعلیٰ ربوہ " مولوی فضل الٰہی صاحب انوری
(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنائیے

مخلصین جماعت احمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اس امر کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں کہ

- صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے۔
- اس منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے اور اس کے میٹھے پھل آپ کو نظر آنے لگے ہیں۔
- صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنائیے۔
- تاکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل ہو سکیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیے
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ۔ رہائش ۶۲۹۳۰ ۔ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کا سامان سائنس و اجی زخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

RESPIRATORY SYSTEM CURES

ASTHMA CURE	دمہ کیور
CATARRH CURE	نزلہ کیور
COLD CURE	زکام کیور
COUGH CURE	کھانسی کیور
HOARSENESS CURE	آواز کیور
NASAL CURE	ناک کیور
TONSILS CURE	ٹانسلز کیور

پندرہ روپے فی کیور (CURE) کے حساب سے ملک بھر میں دستیاب ہیں۔ ۱۱۱ کیورز کی مکمل فہرست اور شرائط کاروبار کے لئے سٹاکسٹ حضرات رجوع فرمائیں۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶

مطالعہ کتب

ماہ جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد" مقرر کی گئی ہے۔ اس کی قیمت ۲ روپے ۵۰ پیسے ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے تجارت کو فروغ دیں

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)
پراپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ